بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

قربانی کی مثالیں صرف احمدی کا ہی خاصہ ہیں چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے ہوں اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے بچے اور بڑے پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کا جوش اور جذبہ رکھنے والے ہوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں

تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4؍نومبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل قرآنی آیت کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا:
لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ۔اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کا خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا ہے جس کا سب سے بڑھ کر اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا۔جنہوں نے اپنا مال اپنی جان اپنا وقت دین کے لئے قربان کیا۔یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ’’اَلۡبِرّ‘‘ کی حقیقت کو سمجھا۔یعنی نیکی کے اس معیار کو سمجھا اور حاصل کرنے کی کوشش کی جو نیکیوں کا اعلیٰ ترین معیار تھا۔جو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا۔جو اخلاق کا اعلیٰ معیار تھا۔جو مالی قربانی کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرا ایک باغ ہے، مجھے اپنی جائیدادوں میں سے سب سے زیادہ پیارا ہے آج میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔تو یہ معیار تھے صحابہ کے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ ادراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔آج دنیا جو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے، وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔حقوق العباد بھی ایمان کا ایک حصہ ہے اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی دین کے لئے اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔

پس یہی وہ روح اور معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔جب انسان اپنی پیاری ترین چیز خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں تو جب

احمدی یہ قربانی کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔ احمدی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق خرچ کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا کہ جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا چاہے وہ کھجور کے برابر کمائی ہو اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ فرمایا کہ جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور بڑا جانور بنا دیتا ہے اسے۔

حضور انور نے فرمایا: اب اس زمانے میں جب ہم یہ پڑھتے ہیں، یہ باتیں سنتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنتے ہیں تو یہ کوئی پرانے قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ آج بھی قربانیاں کرنے والوں کو ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور پھر یہ بات ان کے وسائل میں بھی وسعت پیدا کرتی ہے جو وہ قربانیاں کرتے ہیں اور ان کے ایمان میں بھی اضافہ کرتی ہے چنانچہ چند ایک واقعات میں بیان کرتا ہوں۔

کیمرون افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ وہاں کے معلم ابوبکر صاحب نے بتایا کہ ایک احمدی نے جو پچھلے سال بیروزگار تھے عبداللہ ان کا نام ہے، اور اتنے برے حالات تھے کہ اپنے فیملی کو سنبھالنا بھی ان کے لئے مشکل تھا نماز جمعہ میں ایک دن آئے۔ نماز جمعہ کے بعد جب سیکرٹری صاحب نے تحریک جدید کے لئے اعلان کیا تو عبداللہ صاحب کے پاس جیب میں دس ہزار فرانک سیفہ تھے انہوں نے اعلان سنتے ہی ساری رقم تحریک جدید کے لئے دے دی۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ سینٹر میں آئے تو کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے میرا چندہ قبول کر لیا اور ایک ہفتے کے اندر ایک پرائیویٹ کمپنی نے مجھے کام دیا ہے اور میری تنخواہ ایک لاکھ فرانک سیفہ مقرر ہوئی ہے جو میرے چندے سے دس گنا زیادہ ہے جو ہر ماہ مجھے ملے گی۔ کہتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے اس لئے اب میں پہلے ماہ کی تنخواہ بھی جماعت کو چندہ میں دیتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ غریب لوگ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کس طرح ان تجربات سے گزارتا ہے، کس طرح برکات سے نوازتا ہے۔ ایک اور مثال بھی ہے۔

ایک نومبائع احمدی داؤد صاحب ہیں کانگو برازویل میں۔ یہ بھی افریقہ کا ملک ہے۔ انکے تنگ مالی حالات کے پیش نظر ان کو کہا گیا کہ کم از کم ہر جمعہ احمدیہ مسجد میں ادا کرنے آیا کریں۔ جب وہ جمعہ پر باقاعدہ ہوئے تو پھر ایک دن جمعہ کے بعد علیحدہ ملاقات میں مالی قربانی کی اہمیت کے بارے میں بتایا گیا اور کہا گیا کہ جو کچھ بھی خدا تعالیٰ آپ کو دے اس میں سے ضرور کچھ نہ کچھ اس کی راہ میں دیں جو کچھ آپ خدا کی راہ میں دیں گے وہ اس سے بڑھ کر لوٹائے گا۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان کو واپسی کا کرایہ بھی دیا اور رخصت کر دیا۔ ایک ہفتے کے بعد جمعہ کیلئے آئے تو بہت خوش نظر آرہے تھے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ نے گذشتہ جمعہ کو جو چندوں کی تحریک کی تھی تو میں نے سو فرانک سیفہ چندے کی مدّ میں ادا کئے تھے چندہ دینے کے بعد میں جیسے ہی گھر پہنچا تو ایک پڑوسی دوست جنہوں نے کچھ مہینوں سے تھوڑی سی جلانے والی لکڑی ہمارے صحن میں رکھی ہوئی تھی اچانک وہ لکڑی لینے کے لئے آ گئے اور جاتے ہوئے چار ہزار فرانک سیفہ میرے ہاتھ میں تھما گئے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ ابھی تو میں چندہ دے کر گھر پہنچا ہی تھا تو ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے چالیس گنا بڑھا کر عطا کر دیا۔

اسی طرح تنزانیہ کے امیر صاحب نے لکھا کہ ایک نومبائع عبید صاحب بیان کرتے ہیں کہ راجگیری میرا پیشہ ہے اور عرصے پانچ مہینے سے کوئی خاص کام نہیں مل رہا تھا بڑے مشکل حالات تھے بیوی بچے بھی مشکل سے رہ رہے تھے بڑا مشکل سے گزارہ ہو رہا تھا ایک دن معلم نے چندہ کی تحریک کی اس وقت جو رقم میرے پاس تھی وہ صرف اتنی تھی کہ اس دن کے لئے بیوی بچوں کا بندوبست ہو سکتا تھا تو جب معلم صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے تو میں نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم چندے میں دے دیتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس کے بعد یہ خیال مجھے آیا کہ آج میرے بچے کیا کھائیں گے کہ یہی سوچ رہا تھا میں ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ مجھے یہ پیغام ملا کہ کہیں پر تعمیر کا کام ہو رہا ہے میں فوراً وہاں جا کر پیمائش وغیرہ کر لوں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اجرت کے طور پر ایڈوانس میں کچھ رقم بھی دی گئی۔ میں بڑا حیران ہوا کہ پانچ ماہ سے میں مشکل میں دو چار تھا اور جونہی اللہ کی راہ میں دیا اس کی طرف سے برکتوں کے دروازے کھل گئے چنانچہ اس دن سے جب میں نے اللہ کی راہ میں دیا میرے حالات اب بدل گئے ہیں اب کبھی میں چندہ ترک نہیں کروں گا۔ حضور انور نے فرمایا: نومبائعین کو بھی اللہ تعالیٰ ان تجربات سے گزارتا ہے۔

مالی فریقہ کا ایک ملک ہے، وہاں کے ایک شخص لاسینا صاحب کو تین چار سال پہلے بیعت کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنی معمولی آمد سے پانچ سو فرانک سیفہ چندہ دے دیا اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اور چندہ جات کی ادائیگی سے پہلے کاروبار ٹھیک نہیں تھا لیکن چندے کی برکت سے کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی ہے اور اب اللہ کے فضل سے وہ موصی بھی ہیں اور پانچ سو کی بجائے، اب پینتیس ہزار فرانک سیفہ ماہوار چندہ ادا کرتے

ہیں وہ اوران کے غیر احمدی دوست ان کے کاروبار میں اضافہ کو دیکھ کے سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت ان کی مالی مدد کر رہی ہے۔

فرانس سے ایک نومبائع حمزہ صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد جب مجھے جماعت میں چندے کے نظام کا پتا چلا تو اس وقت میرے مالی حالات بہت کمزور تھے۔ مجھے بعض احمدی دوستوں نے بتایا کہ چندے میں بڑی برکت ہے خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیتا ہے۔ کہتے ہیں بہرحال میرے پاس ساٹھ یورو تھے میں نے سوچا کہ اللہ کی راہ میں چندہ دیتا ہوں باقی جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ کہتے ہیں ابھی چندہ دیئے ہوئے چند دن ہی گزرے تھے کہ میری بینک سٹیٹمنٹ گھر پر آئی تو میں نے دیکھا کہ میرے اکاؤنٹ میں چھ سو یورو کہیں سے آئے ہوئے ہیں پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت نے میرے چھ سو یورو دینے تھے جو پہلے ان کے ریکارڈ میں نہیں تھے اس طرح جو رقم میں نے چندے میں دی تھی اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھا کر مجھے واپس کر دی جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

انڈیا بنگلور کے ایک مخلص نوجوان بے روزگار تھے اور نوکری نہ ہونے کی وجہ سے گھر کی ماہوار قسط بھی نہیں ادا کر سک رہے تھے انسپکٹر صاحب تحریک جدید کہتے ہیں کہ میں ان کے گھر گیا لیکن جب سیکرٹری نے مجھے ان کے حالات بتائے تو میں خاموش ہو گیا کوئی بات نہیں کی لیکن موصوف نے خود ہی مجھے پوچھا کہ آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے اس پر میں نے کہا کہ مجھے آپ کے حالات کا پوری طرح علم نہیں تھا۔ میرا آپ سے ایک لاکھ روپے تحریک جدید کا وعدہ لینے کا ارادہ تھا لیکن اب آپ کے حالات کا پتا لگا ہے تو میں خاموش ہو گیا۔ آپ اپنی استطاعت کے مطابق جو چاہیں لکھوا دیں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ آپ ایک لاکھ روپے کا وعدہ لکھ لیں۔ اللہ پر توکل کرتا ہوں انشاء اللہ ادائیگی ہو جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا دوبارہ ان کو ملازمت مل گئی اور بہت اعلیٰ ملازمت ملی اور دو سال کا انہوں نے وعدہ بھی ادا کر دیا پچھلے سال کا بھی اور اس سال کا بھی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جو کہ قرآن کریم کی اشاعت اور ترجمہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے مساجد کی تعمیر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے جامعات کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے، تو جب یہ ساری چیزیں احمدیوں کے علم میں آتی ہیں ان کو پتا ہے کہ اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اور پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ ان کی قربانیوں کو اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور اگلے جہان میں بھی نوازے گا انشاء اللہ۔ اگر کہیں کمی ہے تو بعض دفعہ یہ ضرور دیکھا گیا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے لوگوں کو توجہ نہیں دلائی جاتی۔ ایک دفعہ توجہ دلانے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ

یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ اکثر لوگوں کو اب تک کہا بھی نہیں جاتا کہ ہمارے سلسلے کے لئے کسی چندے کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ہیں رو رو کر بیعت کر کے جاتے ہیں اگر ان کو کہا جاوے تو وہ ضرور چندہ دیویں مگر ترغیب دینا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو اور تحریک کرو ایک دوسرے کو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ بات آج بھی جیسا کہ میں نے کہا بالکل درست ہے۔ جب توجہ دلائی جائے تو پھر توجہ ہوتی ہے لوگوں کی، اور اسی وجہ سے اب تحریک جدید اور وقف جدید میں، جب میں نے کہا تھا کہ تعداد بڑھائیں تو تعداد بھی بڑھ رہی ہے توجہ دلانے پر۔ تو احمدی بچوں میں بھی ایک جوش اور جذبہ قربانی کا نظر آتا ہے۔

حضور انور نے بچوں کی بھی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات سنائے اور فرمایا: پس یہ قربانی کی مثالیں صرف احمدی کا ہی خاصہ ہیں چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے ہوں اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے ہوں۔ بچوں کی قربانیاں حقیقت میں نیک فطرت کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے بچے اور بڑے پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کا جوش اور جذبہ رکھنے والے ہوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ نومبر میں تحریک جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے آج میں تحریک جدید کے چوراسیویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف پیش کروں گا۔ جو رپورٹس اب تک آئی ہیں اس کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں ایک کروڑ پچیس لاکھ اسی ہزار پاؤنڈ مالی قربانی جماعت کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان کو نکال کر جرمنی پہلے نمبر پر ہے، نمبر دو برطانیہ ہے نمبر تین امریکہ نمبر چار کینیڈا نمبر پانچ بھارت نمبر چھ آسٹریلیا

نمبر سات انڈونیشیا اور آٹھ مڈل ایسٹ کی جماعت ہے اسی طرح نو بھی مڈل ایسٹ کی جماعت ہے دسویں نمبر پر غانا ہے۔(اس کے بعد حضور انور نے دس ممالک کی دس بڑی جماعتوں کی چندہ کے اعتبار سے ترتیب بیان فرمائی)

انڈیا کی دس جماعت ترتیب وار اس طرح ہیں: کیرالہ، کرناٹک، جموں کشمیر، تلنگانہ، تامل ناڈو، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹر۔

دس جماعتیں جو ہیں بڑی: کالی کٹ کیرالہ، پتھا پریم کیرالہ، قادیان، حیدرآباد، کلکتہ، بنگلور، کینانورٹاؤن، پینگاڈی، ماتھوٹم، کرولائی۔

حضور انور نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ نیز فرمایا اس کے بعد میں مختصراً ایک اور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یو۔کے کیلئے عمومی ہے اور دنیا کے مخیر حضرات جو ہیں جو صاحب حیثیت ہیں ان کیلئے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا مسجد بیت الفتوح میں جب ایک حصہ کو آگ لگی تھی، اس کی تعمیر نو کا منصوبہ ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب منصوبہ دیا تھا تو یہ فرمایا تھا کہ سات آٹھ ہزار لوگ جس میں آسکیں تو ضروریات پوری ہو جائیں گی لیکن مسجد کی جو گنجائش تھی ہالوں سمیت دس ہزار کے قریب لوگ اس میں سما سکتے تھے لیکن وہ گنجائش بھی دو تین سال کے بعد ہی کم ہو گئی پھر یہاں انتظامیہ کو اعلان کرنا پڑتا تھا کہ دوسری جماعتوں کے لوگ یہاں عید کی نماز پڑھنے نہ آئیں اپنے علاقوں میں پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا: بہر حال ضرورت تو ہے اور جس حد تک ہم اس کو بہتر اور بڑا کر کے بنا سکتے ہیں ہمیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ یو۔کے جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے یو۔کے کے احمدیوں کا ہی کام ہے جماعت کو اس میں حصہ لینا چاہئے اور باہر کی دنیا کے بھی مخیر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں اُنہیں حصہ لینا چاہئے کیونکہ سارا سال ہی اب تو یہاں باہر سے مہمان آتے ہیں اور یو۔کے جماعت ہر مہینے ان کی مہمان نوازی بھی کرتی ہے بلکہ تعداد اب تو ہزاروں میں ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا:

عالمگیر کے زمانے میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ مسجد کو آگ لگ گئی اس خبر کو سن کر بادشاہ فوراً سجدے میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے تو بادشاہ نے کہا کہ میں مدت سے سوچتا تھا اور آہ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزار ہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے میں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا اس میں میرا ثواب کس طرح ہو جائے۔ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالی ہے واللہ سمیع علیم۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ تین سال کے عرصہ میں اپنی رقم کے وعدے جو بھی کریں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور یو۔کے جماعت کو اس منصوبے کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم عادل حمود ناخوزہ صاحب آف یمن کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور آپکے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 3rd - November - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB